

مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب ۱۶ محرم ۱۴۳۷ھ مطابق ۳۰ اکتوبر ۲۰۱۵ء جمعۃ المبارک کو طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ خیر پختون خواہ کے ایک زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد ماجد سید قدرت شاہ صاحب اپنے علاقے کے معروف زمیندار تھے لیکن علماء سے تعلق و صحبت کے فیض سے دین داری اور تقویٰ کی نعمت سے مالال تھے۔ اپنے بیٹے شیر علی شاہ کو دین پڑھایا اور آخرت کا اجر عظیم کمایا۔ مولانا شیر علی شاہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے اولین فضلاء اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کے مایہ ناز شاگردوں میں سے تھے۔ عمر عزیز کے تقریباً ساٹھ برس تفسیر و حدیث کی تدریس میں صرف کیے اور اپنی ماور علمی میں ہی شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے۔ وہ اعلیٰ تعلیم کے لیے مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور مدینہ یونیورسٹی سے تفسیر میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ مولانا سید شیر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نہایت ہنس مکھ، وسیع القلب، وسیع النظر، وسیع المطالعہ، مہمان نواز، متواضع، منکسر المزاج اور پیکرِ اخلاق تھے۔ وہ زبردست خطیب تھے۔ عربی، اردو اور فارسی کے سیکڑوں اشعار اور اکابر کے اقوال، واقعات حفظ و از بر تھے۔ بلا تکلف بلا تکان بولتے اور موتی رولتے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت و محبت انھیں اپنے والد ماجد سید قدرت شاہ سے ورثہ میں ملی تھی۔ انھوں نے اپنے زمانہ طالب علمی میں دارالعلوم حقانیہ میں حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خطاب کو تحریر و مرتب کر کے شائع کیا اور پھر اس تعلق و محبت کو زندگی کے آخری سانس تک باقی رکھا۔ وہ مجلس احرار اسلام کی دعوت پر سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر اور لاہور میں تشریف لائے اور زبردست علمی و تحریری خطبات ارشاد فرمائے۔ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران ابن امیر شریعت قائد احرار حضرت پیر جی سید عطاء الہیمن بخاری دامت برکاتہم کے قریب ہی رہائش تھی۔ حضرت پیر جی مدظلہ تقریباً دس بارہ سال مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے۔ ہر وقت کا ملنا اور محبت و خلوص سے پیش آنا ان کا وصف تھا۔ کلمہ شہادت کا ورد کرتے ہوئے سفر آخرت کو روانہ ہوئے۔ موت بھی عالی شان اور جنازہ بھی عالی شان۔ انسانوں کا ایک سمندر تھا جو ان کی نمازہ جنازہ میں اٹھ آیا تھا۔ وہ اسی خراجِ تحسین کے مستحق تھے جو اللہ تعالیٰ نے انھیں عطا فرمایا۔

مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر ابن امیر شریعت مولانا سید عطاء الہیمن بخاری مدظلہ اپنی علالت کی وجہ سے نماز جنازہ میں شریک نہ ہو سکے لیکن مدینہ منورہ میں ان کے ساتھ قیام کی یادوں کو تازہ کرتے رہے۔ انھوں نے حضرت کے فرزند مولانا امجد شاہ صاحب کو فون کر کے اظہارِ تعزیت کیا۔ انھوں نے کہا کہ مولانا شیر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو علم